سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۵ اگست بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

پرسوں حضور کو کھانسی میں قدرے افاقہ رہا۔ ویسے طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات کے پہلے حصہ میں حضور کو نیند آ گئی لیکن بعد میں کھانسی کی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کھانسی کی تکلیف بھی کم رہی۔

پرسوں حضور نے یوگنڈا مشرقی افریقہ سے آنے والے دو مبلغین کو اور دو اور احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

حکومت نے کتاب ”ایک غلطی کا ازالہ“ شائع کرنے کی اجازت دیدی

ضبطی کے حکم پر نظر ثانی کے بعد حکومت کا فیصلہ

یہ اطلاع دنیا کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اطمینان کا موجب ہوگی۔ کہ حکومت مغربی پاکستان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ”ایک غلطی کا ازالہ“ کی ضبطی کے حکم پر نظر ثانی کے بعد باقاعدہ اپنے ایک فیصلہ کے ذریعہ اسے شائع کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ حکومت کی طرف سے یہ فیصلہ محترم جناب ملک امیر محمد خان صاحب گورنر مغربی پاکستان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ایک نمائندہ وفد کی ملاقات کے بعد صادر کیا گیا ہے۔ یہ وفد محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب کی قیادت میں مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء کو محترم جناب گورنر صاحب سے ملا تھا۔ اس وفد میں جس کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی تھی۔ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب کے علاوہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ناظم انجمن احمدیہ وقف جدید، محترم مولانا ابو العطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ، محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ، محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ، محترم جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن، محترم صوفی عبد الغفور صاحب سابق مبلغ امریکہ اور محترم مرزا لطف الرحمٰن صاحب سابق مبلغ جرمنی شامل تھے۔

مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۲ء کے اخبارات میں کتاب کی ضبطی کی خبر شائع ہونے پر دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں اور ان کے ممبران میں بے چینی اور اضطراب کی لہر کا دوڑنا ایک قدرتی امر تھا چنانچہ فوراً ہی جماعتوں اور احباب کی طرف سے احتجاجی خطوط اور قراردادیں موصول ہونی شروع ہو گئیں۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی زیر ہدایت حکومت کے ساتھ خط و کتابت کے بعد مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۲ء کو جماعت کے ایک وفد نے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی قیادت میں جناب ہوم سیکرٹری صاحب حکومت مغربی پاکستان سے ملاقات کی۔ اس وفد میں محترم شمس صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، محترم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ اور محترم چوہدری فتح محمد صاحب آف ہریکے ٹرانسپورٹ شامل تھے۔ اس ملاقات کے بعد ضبطی کے حکم کے خلاف ایک تفصیلی محضر تیار کر کے حکومت کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ علمائے سلسلہ نے جماعت کے چیدہ وکلاء کے مشورہ سے تفصیلی محضر کا مسودہ تیار کیا۔ یہ محضر جو ضمیمہ جات سمیت قریباً ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء کو جماعت کے ایک نمائندہ وفد نے محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب کی سرکردگی میں محترم جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے ملاقات کر کے یہ محضر ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اسی روز جناب گورنر صاحب موصوف نے انجمن اشاعت اسلام لاہور کے وفد کو بھی ملاقات کے لئے وقت دیا ہوا تھا چنانچہ جماعت احمدیہ پاکستان اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ہر دو وفود کی گورنر صاحب موصوف سے ایک ساتھ ملاقات ہوئی۔

ملاقات کے آغاز میں جماعت احمدیہ پاکستان کے وفد کے لیڈر محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب نے تفصیل کے ساتھ اس امر پر روشنی ڈالی کہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ کا مامور مانتی ہے۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے اور اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک آپ کا کلام اور آپ کی تصنیف فرمودہ کتب ایک مقدس بنیادی لٹریچر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس مقدس لٹریچر کے کسی حصہ کی ضبطی کا مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو حصول ہدایت کے ایک اہم اور بنیادی ذریعہ سے محروم کر دیا جائے۔ آپ نے بڑی تفصیل کے ساتھ واضح فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جو کچھ بھی تحریر فرمایا ہے اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے خالص اسلام کے مفاد میں تحریر فرمایا ہے۔ اس سے کسی کی (باقی صفحہ پر)

ربوہ میں یوم آزادی کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

استحکام پاکستان کیلئے مساجد میں دعائیں کھیلوں کے مقابلے دلکش چراغاں

پاکستان کی اہمیت اور اس کی ترقی و سالمیت پر اہم تقاریر

ربوہ ۱۵ اگست۔ کل مورخہ ۱۴ اگست کو پاکستان کے اٹھارویں یوم آزادی کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ اس تقریب کا آغاز نماز فجر کے بعد مساجد میں پاکستان کی ترقی و استحکام کے لئے اجتماعی دعاؤں سے ہوا۔ ربوہ کی مرکزی مسجد یعنی مسجد مبارک میں اجتماعی دعا محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے طلوع آفتاب کے معاً بعد ٹاؤن کمیٹی اور بعض دوسری عمارتوں پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ نیز بعض احباب نے بھی اپنے مکانوں پر قومی پرچم لہرانے کا اہتمام کیا۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید اور دیگر ادارہ جات میں عام تعطیل رہی شام کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام گول بازار کے میدان میں والی بال، رسہ کشی اور کبڈی کے مقابلے ہوئے اہل ربوہ نے ان مقابلوں میں (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ر اگست ۶۲ء

موجودہ زمانہ میں جہاد

(۲)

آئیے ہم آپ سے ایک سیدھا سوال کرتے ہیں۔ دنیا میں وہ کونسا شخص ہے جو دوسرے کی خوشامد (محض) اس لئے نہیں کرتا کہ اس سے کچھ دنیوی فائدہ حاصل کیا جائے۔ بتائیے کہ مرزا (علیہ السلام) نے انگریز سے کونسا دنیوی فائدہ حاصل کیا۔ کیا کوئی مربعے انعام میں پائے یا کوئی خطاب ہی حاصل کیا۔ کیا اسی مرزا (علیہ السلام) نے جس کو آپ خوشامدی کہہ کر جاہلوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہیں انگریز کے "دین" کی دھجیاں نہیں اڑائیں؟ کیا یہ مرزا (علیہ السلام) نہیں تھا جس نے ملکہ وکٹوریہ جیسی باجبروت شہنشاہ کو علی الاعلان کہا کہ

"تو مُردہ خدا کو پوجتی ہے"

ملکہ وکٹوریہ جو عیسائیت کی سخت فدائی تھی۔ جو قانون ملکی کے لحاظ سے بھی دین عیسائیت کی محافظ تھی۔ بتائیے آپ میں سے وہ کون ہے جس کو ایسی جرأت ہوئی ہو۔ کیا مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا (علیہ السلام) کے خلاف انگریز کے پاس غیبت کر کے کہ مرزا (علیہ السلام) تلوار سے انگریزوں کے ساتھ جنگ کرے گا اور اسی لئے وہ اپنے آپ کو مہدی کہتا ہے چار مربعے اراضی انعام حاصل نہیں کیا تھا؟ الاعتصام کے مدیر محترم کہتے ہیں:۔

"لیکن ہمارے ہاں یہ معاملہ نہیں ہے ہم نے انگریزی حکومت کی ہمیشہ مخالفت کی ہے اور اس کے اقتدار کو شدید ضربیں لگائی ہیں۔ اس "جرم" کی پاداش میں ہم نے گردنیں کٹائی ہیں۔ انتہائی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ بے حد مصیبتیں جھیلی ہیں اور قید و بند میں رہے ہیں۔

ہم نے اگر نیکی کو جہاد قرار دیا ہے اور کلمہ نصیحت کو جہاد کے مترادف ٹھہرایا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ۔ جہاد بالسیف ۔ کی تنسیخ کا اعلان کر دیا ہے اور لوگوں کو حکم دے دیا ہے کہ انگریز بہادر کی خوشنودی خاطر کے حصول کے لئے تلوار کو توڑ دو اور صرف ایسی نیکی کو جہاد قرار دے لو جس سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچنے کا احتمال باقی نہ رہے۔

ہمارا موقف یہ ہے اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کے فرمان کا یہی مطلب ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دو۔ پند و نصائح کے دروازے بند نہ کرو اور ساتھ ہی اگر ضرورت پڑے تو "تلوار اٹھانے سے بھی گریز نہ کرو۔

کیا مرزائی حضرات بتا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کہیں بھی جہاد بالسیف کی تلقین کی ہو اور اپنے معتقدوں یا "صحابیوں" کو حکم دیا ہو کہ اس وقت انگریز کی غیر مسلم حکومت ہم پر مسلط ہے اس کے خلاف تلوار اٹھاؤ اور زور و قوت سے انگریز پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہو جاؤ ۔ مرزائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مرزا صاحب کو آپ نبوت و رسالت کے مرتبہ بلند پر فائز کرتے ہیں۔ ایک نبی اور رسول میں اور عام عالم کے عمل و فعل میں نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ اگر نبی بھی اسی سطح پر اتر آئے جس سطح پر ایک عام آدمی اترتا ہے تو دونوں میں امتیاز ہی کیا باقی رہ جاتا ہے؟"

(الاعتصام ۹/۶۲ ، صہ)

یہاں جہاد بالسیف کا ذکر ہے۔ آپ نے کب انگریز کے خلاف جہاد بالسیف کیا؟ کس امام وقت کے ماتحت جہاد کیا؟ سرحد پر بعض لوگوں کی کوشش یا چندہ جمع کرنے کی مہم کو اگر آپ اپنا جہاد بالسیف کہتے ہیں تو بتائیے آپ نے اس میں کیا کامیابیاں حاصل کیں۔ سوائے اس کے کہ ان باتوں کا یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ انگریز ہندوستان سے مسلمانوں کا نام و نشان ہی مٹانے پر تل گیا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے قانون تکوینی کے ماتحت سر سید ایسے لوگ یہاں پیدا نہ کرتا تو آج آپ کا نام و نشان بھی یہاں نہ ملتا۔ سیدنا حضرت سید احمد بریلوی شہید علیہ الرحمۃ اور آپ کے رفیق حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے واقعی سکھوں کے خلاف جہاد بالسیف کیا اور گو آپ اس میں شہید ہو گئے مگر آپ نے سکھا شاہی کی چولیں ڈھیلی کر دیں اور سکھ جو مظالم مسلمانوں پر کر رہے تھے ان کا خاتمہ ایک منصف مزاج حکومت نے کر دیا۔ مسجدیں جن کو سکھوں نے طویلوں (نعوذ باللہ) میں تبدیل کر دیا تھا واگزار ہو گئیں۔ اذانیں ملک کے طول و عرض میں گونجنے لگیں۔ بے شک ان زعمائے حق نے ٹھیک جہاد بالسیف کیا تھا اور ان کے جھنڈے کے نیچے لڑنے والے واقعی مبارکباد کے حقدار ہیں کہ انہوں نے فی الحقیقت گردنیں کٹوائیں۔ انتہائی تکلیفیں برداشت کیں۔ بے حد مصیبتیں جھیلیں اور قید و بند میں رہے۔ انہوں نے بے شک جہاد بالسیف پوری شرائط کے ساتھ کیا تھا۔ ایک امام کے حکم سے کیا تھا مگر آپ ہی نے یہ بھی تو فرمایا تھا کہ انگریز کے خلاف اڑنا بلوہ ہے جہاد نہیں۔ مگر آپ لوگوں نے انگریز کے خلاف کبھی جہاد بالسیف کیا ہی نہیں پہلے جہاد بالسیف کے شرائط کو سمجھئے۔ اپنے علم و فضل کی توہین نہ کیجیئے۔ کانگرس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر انگریز کی مخالفت کرنا۔ گردنیں کٹانا۔ قید و بند کے مصائب اٹھانا تو اسلامی جہاد بالسیف کی تعریف میں نہیں آتا۔

سیدھا سوال ہے کہ کیا پاکستان اہلحدیث کے جہاد بالسیف سے حاصل ہوا ہے یا سرسید احمد علامہ اقبال اور قائد اعظم کے جہاد بالقلم سے؟

بندہ پرور

ہر نقطہ مقامے دارد

وہ انسان جس نے ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا کہ قرآن مجید کے احکام میں سے اگر ایک ذرا سے حکم کو بھی کوئی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں اور کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتا وہ قرآنی جہاد بالسیف کو کس طرح منسوخ قرار دے سکتا ہے البتہ اس نے سیدنا حضرت سید احمد بریلوی کی طرح اس "بلوہ" کو غیر اسلامی قرار دیا جس کو غلط فہم اہل علم کہلانے والے حضرات جہاد بالسیف کہتے چلے جاتے ہیں۔ اور جب ہم نے مولوی محمد اسمٰعیل کے وہ الفاظ پڑھے جس کا ذکر ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں کیا ہے تو ہمارا دل خوشی سے بلیوں اچھل پڑا اور ہم نے اس کا اظہار کرنا مناسب سمجھا۔ مگر الاعتصام کے عالم و فاضل مدیر کو یہ ٹیڑھی کھوپڑی کا کرشمہ نظر آتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ٹیڑھی کھوپڑی کس کی ہے تاہم یہ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں کون کرتا ہے۔

دوستو! یہ دین کا معاملہ ہے۔ یہ کوئی دنیا پرستی کی جنگ زرگری نہیں ہے کہ علم و عرفان رکھتے ہوئے بھی دوسروں پر غلط اتہام لگا کر دنیوی منفعت حاصل کر لی۔ دین خالص نیت چاہتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کے متعلق جو کہا ہے اس سارے کے سارے کو پڑھو اس پر غور کرو۔ نیک نیتی سے غور کرو اور پھر نیک نیتی سے اس پر تبصرہ کرو تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں راستی کا صحیح تصور پیدا ہو اور مسلمان صحیح اسلامی کردار اختیار کرنے کے قابل ہوں تاکہ وہ شاندار نتائج پیدا ہوں جو صدر اوّل میں ظہور پذیر ہوئے تھے۔ محض گزرے ہوئے بزرگوں کو پوجنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے عرس منانے جن کو آپ پسند نہیں کرتے۔ حقیقی اکرام و احترام یہ ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں اور اس منزل کو حاصل کریں جو انہوں نے حاصل کی۔

آج جس جہاد کی ضرورت ہے اس جہاد کی بات کریں۔ محض خیالی پلاؤ پکانا اور دوسروں پر ناحق الزام تراشی کرنا تو کوئی جہاد نہیں ہے

جوشِ ایمان مسیحائے زماں دیتے ہیں

فلسفے اور سیاست یہ کہاں دیتے ہیں
جوشِ ایمان مسیحائے زماں دیتے ہیں
مغربی ملحدوں کے کفر گڑھوں میں جا کر
مسجدیں کرتے ہیں تعمیر اذاں دیتے ہیں
حرص نے کر دئیے جو صمٌ بکمٌ عمیٌ
آنکھیں دیتے ہیں انہیں گوش و زباں دیتے ہیں
صید کرنے کے لئے نکلے ہیں شہبازوں کو
وہ ممولوں کو عجب تاب و تواں دیتے ہیں
ہم نے دیکھے ہیں محمدؐ کے بیوپاری تنویر
مُردہ لے لیتے ہیں اور زندہ جہاں دیتے ہیں

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے پیدا کردہ فتنہ کے بارہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

مصری صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں خلاف دیانت رویہ

قرآن کریم گندے اتہامات لگانیوالوں کو مجرم قرار دیتا ہے

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

قسط دوم

سب سے پہلے تو میں ایک ایسا الہام پیش کرتا ہوں جس کی خبر خود مصری صاحب نے ہی ہمیں دی ہے۔ اور جس الہام کے یاد کرانے میں ہم ان کے ممنون ہیں۔

مصری صاحب کی طرف سے جو پہلا خط مجھے پہنچا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ میرے مقابلہ پر قدم اٹھاتے وقت آپ اس امر کو مدِ نظر رکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے میری بریت کر چھوڑی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

رؤیا و کشوف اور الہامات

میں ایسی خبریں موجود ہیں۔ جن سے میری بریت ثابت ہوتی ہے۔ اور ان خبروں اور پیشگوئیوں کی وجہ سے باوجود ان اعتراضات کے جو میرے دل میں آپ کے متعلق پیدا ہوئے ہیں۔ مجھے سلسلہ سے بدظنی نہیں ہوئی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر میرا ایمان بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ تذکرہ ۶۹۲ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام درج ہے کہ

لا تقتلوا زینب

زینب کو قتل مت کرو۔ اور زینب میری بیوی کا نام ہے۔ پھر وہ لکھتے ہیں۔ دیکھو اس سے پہلے یہ الہام ہے کہ

اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا

جو منافقوں کے متعلق قرآن کریم کی آیت ہے۔ اور جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور قتل کئے جائیں گے گویا اس الہام نے بتا دیا ہے کہ منافق کی سزا قتل ہے۔ (حالانکہ یہ درست نہیں۔ یہ تو خاص منافقوں اور خاص حالات کا ذکر ہے۔ اور پھر تعجب یہ ہے کہ وہ ہم پر تو قتل کا الزام لگاتے ہیں۔ اور الہام کے معنے خود ایسے کرتے ہیں جس میں قتل کا مفہوم پایا جاتا ہے) پھر اس کے بعد لکھتے ہیں کہ

چونکہ پہلے الہام نے یہ بتا دیا ہے کہ منافق کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے معاً دوسرا الہام اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کر دیا کہ

لا تقتلوا زینب

زینب کو قتل مت کرو۔ جس سے معلوم ہوا کہ زینب منافق نہیں۔ اس کو منافقوں میں شامل کر کے اس کے قتل کی تجویز نہ کرنا۔ حالانکہ ہمارے نزدیک انہوں نے اس الہام کے جو معنے کئے ہیں۔ کہ منافقوں کو قتل کر دو۔ یہ بالکل غلط ہیں۔ ہمارے نزدیک اس قسم کے احکام مختلف زمانوں کے لحاظ سے مختلف مفہوم کے حامل ہوتے ہیں۔ جب یہ الہام ایسے نبی پر نازل ہو۔ جو کسی حکومت کے ماتحت نہ ہو۔ بلکہ خود اس کی حکومت ہو۔ تو اس کے معنے قتل کے بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر جب یہ الہام ایسے نبی پر نازل ہو۔ جو کسی اور حکومت کے ماتحت رہتا ہو۔ تو وہاں قتل کے کوئی اور معنے ہوں گے۔ اور خود لغت والوں نے اس کی تصریح کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ جب بادشاہت حاصل ہو۔ تب اس کے معنے قتل کے کئے ہوں گے۔ مگر جب بادشاہت حاصل نہ ہو تو یہ معنے نہیں ہوں گے۔

بہرحال مصری صاحب نے یہ ایک اچھا حربہ نکالا۔ لیکن جب ہم ان معنوں پر

تنقید کی نظر

ڈالتے ہیں تو یہ معنے درست معلوم نہیں ہوتے۔ لیکن بایں ہمہ اس لحاظ سے ہمیں ان کا ممنون ہونا پڑتا ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی وہ وحی جو نہ معلوم کتنے عرصہ کے بعد ہمارے سامنے آتی۔ خود بخود ہمارے سامنے پیش کر دی۔ ان معنوں پر اولی تنقید یہ ہے کہ سلسلہ میں فتنہ ڈالنے والے مصری صاحب ہیں یا ان کی بیوی۔ اگر یہ تمام فساد ان کی بیوی نے ڈالا ہے۔ اگر وہ صدر انجمن احمدیہ کی ملازم تھی۔ اگر وہ اندر ہی اندر جماعت میں تفرقہ پیدا کرتی رہی۔ اگر اس نے سکول کے طالب علموں پر برا اثر ڈالا۔ اگر اس نے ہمارے خلاف اشتہارات شائع کئے۔ اور اگر یہ تمام شور مصری صاحب کی بیوی نے برپا کیا ہے۔ تو یقیناً لا تقتلوا زینب کے یہ معنے ہوتے کہ مصری صاحب کی بیوی نہایت نیک نیتی سے ایسا کر رہی ہے۔ اسے منافقوں میں سے مت سمجھو۔ مگر

تعجب یہ ہے

کہ حملہ کرنے والے شیخ صاحب۔ عالم ربانی کا دعویٰ کرنے والے وہ۔ سلسلہ کا رکن ہوتے ہوئے اس کے خلاف کارروائیوں کا الزام ان پر۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت نہ کی۔ لیکن برأت کی تو ان کی بیوی کی جس کا درمیان میں کوئی واسطہ بھی نہ تھا۔ صرف ایک متبع کی حیثیت تھی۔ غالباً یہ طرق فیصلہ دنیا میں کہیں بھی نظر نہیں آئے گا کہ ایک جج کے سامنے سوال تو یہ پیش ہوا کہ زید نے چوری کی۔ اور وہ فیصلہ یہ کرے کہ زید کی بیوی چور نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی مجسٹریٹ ایسا فیصلہ کرے۔ تو گورنمنٹ اسے فوراً پاگل خانے بھیج دے۔ پس اس قسم کی بات کسی انسان کی طرف بھی منسوب نہیں کی جا سکتی کجا یہ کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جا سکے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

دس بیس الہام

انکی تائید میں ہوتے۔ اور ایک ان کی بیوی کے متعلق بھی ہوتا۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مصری صاحب کی تائید کرتے ہوئے ان کے تابعین کی بھی تعریف کر دی۔ مگر یہاں تو تابع کا ہی ذکر ہے متبوع کا ذکر ہی نہیں۔

دوسرے اگر انہی معنوں میں ان کی بیوی پر یہ الہام چسپاں کیا جائے۔ جو وہ کرتے ہیں۔ تب بھی اس کے معنے تو یہ بنیں گے کہ منافقوں کی سزا قتل ہے۔ لیکن زینب چونکہ ایک عورت ہے۔ اور اپنے خاوند کے اثر کے ماتحت اس غلطی میں مبتلا ہوئی ہے۔ اس لئے اسے قتل نہ کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عورتوں کو قتل نہیں کرنا چاہیئے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے قتل سے مراد اس جگہ ہرگز قتل نہیں۔

الہامات کے معنے

ہر زمانہ کے حالات کے مطابق بدل جاتے ہیں۔ چونکہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس حکومت نہیں۔ اس لئے ایسے لفظوں کے معنی بھی بدل جائیں گے۔ اور اگر ہم اس کے معنے قتل کے ہی کریں۔ تو اس سے خدا تعالیٰ پر اعتراض وارد ہوگا۔ کہ ایک طرف تو وہ کہتا ہے کہ منافقوں کو قتل کرو۔ اور دوسری طرف حکم دے دیتا ہے کہ حکومت وقت کے احکام کی اطاعت کرو۔ اور کوئی قانون شکنی نہ کرو۔ کیا یہ متضاد حکم خدا تعالیٰ دے سکتا ہے۔ اور کیا اس الہام کے یہ معنے کرنا موجودہ زمانہ میں دین سے ہنسی اور تمسخر نہیں؟ الہامات کے معنی ہر زمانہ کے حالات کے مطابق بدل جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الہاموں میں جہاں کہیں جہاد کا لفظ آئے گا اس سے مراد تبلیغ ہوگی۔ یا جب آپ کو یہ الہام ہوا کہ آریوں کا بادشاہ آیا تو اس سے یہ مراد نہیں تھی کہ آپ کے پاس فوجیں ہونگی۔ بلکہ اس کے یہ معنے تھے کہ آپ کو روحانی بادشاہت حاصل ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۵) اور یہ کہ آریہ اقوام کسی زمانہ میں نہایت کثرت سے احمدیت میں داخل ہونگی۔ اسی طرح قتل کے بھی یہ معنے ہیں کہ منافقوں سے قطع تعلق کر لو چنانچہ عربی زبان میں قتل کے ایک معنے قطع تعلق کے بھی ہیں۔ روایات میں آتا ہے کہ جب

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

خلیفہ ہوئے اور سعد بن عبادہ نے بیعت سے انکار کیا اور کہا کہ انصار کا حق زیادہ ہے۔ ان میں سے کوئی خلیفہ ہونا چاہیئے تو حضرت عمرؓ نے کہا اقتلوا سعداً قتلہ اللہ۔ اللہ سعد کو قتل کرے تم اسے قتل کر دو مگر دیکھیں تاریخ نہیں کہ حضرت عمرؓ اور باقی صحابہؓ نے تلوار پر

لی ہوں اور انھوں نے سعد کو قتل کر دیا ہو بلکہ انھوں نے اس کا مقاطعہ کر دیا۔ سعدؓ بعد میں آتے تھے نماز پڑھتے مگر کوئی ان سے گفتگو نہ کرتا لسان العرب والا جس کی لغت بیس ضخیم جلدوں میں ہے اور جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نہایت معتبر اور اعلےٰ پایہ کی لغت سمجھتے اور اس پر اعتماد رکھتے تھے اس

حدیث کا حوالہ

دے کر لکھتا ہے کہ سعدؓ کو قتل نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ عربی میں قتل کے اور معنے بھی ہیں۔ جن میں سے ایک قطع تعلق کے ہیں اور حضرت عمرؓ کے اس قول کے معنے یہ تھے کہ

اجعلوہ کمن قُتِلَ
واحسبوہ فی عداد من
مات وھلك ولا تعتدّوا
بمشھدہٖ ولا تعرجوا الی
قولہٖ (لسان)

یعنی اسے ایسا ہی سمجھو جیسے کوئی مقتول ہوتا ہے اور اسے ان لوگوں میں شمار کرو جو مر چکے ہیں یعنی اگر سامنے آئے تو اس کی طرف توجہ نہ کرو اور اگر بات کرے تو اسے جواب نہ دو۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاخیر منھما۔ یعنی جب دو خلیفوں کی بیعت کر لی جائے تو دوسرے کو قتل کر دو

لسان العرب

والا لکھتا ہے کہ اس جگہ بھی قتل کے معنے قتل کرنے کے نہیں ہیں بلکہ یہ معنے ہیں کہ ابطلوا دعوتہٗ واجعلوہ کمن قد مات (لسان) کہ اس کی دعوت کو رد کر دو اور اسے ایسا سمجھو گویا وہ مر چکا ہے۔ غرض قتل کے ایک معنے قطع تعلق اور واسطہ نہ رکھنے کے بھی ہیں، اور یہی معنے اس جگہ چسپاں ہوتے ہیں ورنہ جب خدا تعالےٰ نے یہ کہہ دیا کہ حکومت کی اطاعت کرو اور اس کے احکام کی پابندی کرو تو یہ کس طرح ممکن تھا کہ وہ یہ بھی کہہ دیتا کہ منافقوں کو قتل کر دینا اور حکومت وقت کے قوانین کو توڑ دینا۔ پس اس جگہ قتل کے ایک معنے قطع تعلق کے ہیں اور ان

الہامات کا ایک مطلب

یہ ہے کہ زینب کا تعلق بعض منافقین سے ہوگا جو اس بات کے مستحق ہوں گے کہ ان سے قطع تعلق کیا جائے مگر تم زینب کا لحاظ کر لینا کیونکہ اس کی حیثیت محض ایک تابع کی سی ہوگی۔ چنانچہ باوجود اس بات کے کہ میں ان کے معنوں کو غلط سمجھتا ہوں میں نے اسی قدر لحاظ کر لیا کہ جہاں میں نے مصری صاحب اور دوسرے منافقین سے اپنی جماعت کو قطع تعلق کا حکم دیا وہاں میں نے یہ بھی اعلان

کر دیا کہ زینب سے قطع تعلق کا حکم نہیں ہے پس ان معنوں کی رو سے زینب کا ذکر بھی ضروری تھا کیونکہ پیشگوئی اصل مصداق کے متعلق ہی رہتی ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ الزام شیخ صاحب پر ہو اور پیشگوئی ان کی بیوی کی ہو۔ اگر شیخ صاحب یہ کہیں کہ تم اس الہام کو میری بیوی پر کیوں چسپاں کرتے ہو تو ہم انھیں کہیں گے کہ آپ نے خود اپنے خط میں لکھا ہے کہ یہ الہام میری بیوی سے متعلق ہے۔ اس صورت میں ان کا یہ کہنا غلط ہو جائے گا کہ یہ پیشگوئی خواہ مخواہ ان کی بیوی پر چسپاں کی جاتی ہے

اب میں بتاتا ہوں کہ فی الواقع یہ پیشگوئی ان کی بیوی ہی کی نسبت ہے مگر اس کے معنے وہ نہیں جو وہ کرتے ہیں

اصل معنوں کے بیان کرنے کے لئے میں اس تاریخ کے سارے الہامات سنا دیتا ہوں۔ اس دن

آٹھ الہامات

ہوئے تھے جو یہ ہیں :۔

۱۔ انت امامٌ مبارکٌ
تو بڑا مبارک امام ہے

۲۔ لعنۃ اللہ علی من کفر
اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہے جس نے انکار کیا

۳۔ انی معك فی السماء والارض
میں تیرے ساتھ ہوں آسمان میں بھی اور زمین میں بھی

۴۔ انی معك فی الدنیا والاخرۃ
میں دنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ ہوں

۵۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔
خدا تعالےٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہے جو محسن ہیں۔

۶۔ اینما ثقفوا اخذوا وقتّلوا تقتیلا
کچھ منافق گندے الزام لگائیں گے اور وہ اس قابل ہوں گے کہ وہ جہاں کہیں ہوں ان سے قطع تعلق کر لیا جائے

۷۔ لا تقتلوا زینب
زینب کو تباہ نہ کرو۔

۸۔ آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا
یہ خدا تعالےٰ کے غضب کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت منافقوں کی حرکات پر خدا تعالےٰ کا غضب بھڑکے گا۔

(الہامات ۹ رفروری ۲۸ء منقول از تذکرہ ص ۷۹۲)

ان الہامات میں دو

قرآن کریم کی آیتیں

ہیں اول۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ کہ اللہ تعالےٰ متقیوں اور محسنوں کے ساتھ ہوتا ہے یہ آیت سورہ نحل کے سولھویں رکوع میں ہے اور دوسری آیت یہ ہے کہ اینما ثقفوا اخذوا وقتّلوا تقتیلا۔ یہ سورہ احزاب کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے اور اس کے ساتھ کی آیات یہ ہیں:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہٗ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدّ لھم عذابًا مّھینا۔ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانًا واثمًا مّبینا۔ یا ایھا النبی قل لازواجك وبناتك ونساء المؤمنین یدنین علیھنّ من جلابیبھنّ۔ ذالك ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین وکان اللہ غفورًا رحیما۔ لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبھم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینّك بھم ثم لا یجاورونك فیھا الا قلیلا۔ مّلعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتّلوا تقتیلا۔
(احزاب ع ۸ و ع ۹)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے۔ اور ان کے لئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دکھ دیتے اور ان پر الزام لگاتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا۔ یقیناً وہ

ایک بہت بڑا بہتان

باندھتے اور کھلے کھلے گناہ کے مرتکب بنتے ہیں اے نبی تو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادریں جھکا کر مونہہ کو چھپا لیا کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ پہچانی جائیں گی اور انہیں ایذا نہیں پہنچے گی اور اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں گند ہے اور شہر میں بے بنیاد افواہیں اڑاتے رہتے ہیں باز نہ آئے تو ہم تجھے ان کے مقابلہ کے لئے کھڑا کر دیں گے اور پھر وہ تیرے قریب نہیں رہ سکیں گے ہاں کچھ تھوڑا عرصہ رہ لیں تو رہ لیں۔ یہ لوگ ملعون ہیں اور خدا تعالےٰ کی لعنت کے نیچے ہیں جہاں کہیں یہ لوگ پائے جائیں پکڑے جائیں اور انہیں قتل کیا جائے یعنی ان سے کامل طور پر مقاطعہ کیا جائے۔

اب قطع نظر کسی اور الزام کے اگر اسی الہام کو لے لیا جائے اور دیکھا جائے کہ قرآن کریم میں یہ آیت کس مقام پر بیان کی گئی ہے تو اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مصری صاحب کا قدم راستی پر ہے یا ضلالت اور گمراہی پر۔

ان آیتوں میں مضمون یہ بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے رسول کے خاندان اور مومن عورتوں پر بعض لوگ گندے اتہام لگاتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں اور انہیں ہماری طرف سے بہت جلد سزا ملے گی۔ پس ان آیات میں

دو گروہوں کا ذکر

کیا گیا ہے ایک وہ جن پر گندے الزام لگائے جاتے ہیں اور ایک وہ جو گندے اتہام لگانے والے ہیں جو لوگ گندے اتہامات لگاتے ہیں اللہ تعالےٰ انکو منافق قرار دیتا ہے اور جن پر یہ اتہامات لگائے جاتے ہیں ان کو بری قرار دیتا ہے۔ اب مصری صاحب دیکھ لیں کہ ان آیات کے مطابق وہ کس مقام پر ہیں اور ہماری جماعت کس مقام پر ہے۔ میا میں اور ہماری جماعت کے دوسرے لوگ ان پر الزام لگاتے ہیں یا وہ ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ بہرحال جو بھی الزام لگانے والا ہے قرآن کریم اسے مجرم قرار دیتا ہے اور جن پر الزام لگایا گیا ہو انہیں بری قرار دیتا ہے۔ اب اگر میں نے کہا ہے کہ مصری صاحب زانی اور بدکار ہیں تو وہ اپنے آپ کو سچا کہہ سکتے ہیں اور اگر انہوں نے مجھے زانی اور بدکار قرار دیا ہے تو پھر وہی جھوٹے ثابت ہوتے ہیں اور

واقعہ یہی ہے

کہ مصری صاحب ہم پر الزام لگاتے ہیں ہم نے ان پر کوئی الزام نہیں لگایا۔ اب یہ کیسی عجیب بات ہے کہ آیت تو یہ کہتی ہے کہ الزام لگانے والا جھوٹا ہے اور آیت یہ بتاتی ہے کہ نبی کے خاندان پر بعض لوگ الزام لگائیں گے اور اسی طرح خدا اور اس کے رسول کو دکھ دیں گے اسی طرح وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر الزامات لگائیں گے حالانکہ وہ بری ہونگے مگر مصری صاحب کہتے ہیں کہ اس الہام سے میری بریت ثابت ہوتی ہے حالانکہ آیت انہیں جھوٹا قرار دے رہی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان دنوں کے الہامات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہامات

ایک سلسلہ کی کڑی

ہیں کیونکہ ۹ر فروری ۱۹۰۷ء کو تو یہ الہام ہوا کہ اینما ثقفوا اخذوا وقتّلوا تقتیلا۔ مگر اس سے چند دن پہلے ۲۱ر جنوری کو یہ الہام ہوا کہ ملعونین اینما ثقفوا اخذوا۔ اسی آیت کا پہلا ٹکڑا ہے جو سورہ احزاب میں ہے گویا وہی آیت جو ۹ر فروری کو آپ پر الہامًا نازل ہوئی اس کا پہلا ٹکڑا ۲۱ر جنوری کو آپ پر الہامًا نازل ہو چکا تھا جس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ کسی خاص مضمون کی طرف اشارہ ہو رہا ہے پھر ۱۹ر جنوری ۱۹۰۷ء کا الہام ہے کہ انی معك ومع اھلك ھٰذہ کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے اس موجودہ اہل کے ساتھ ہوں یہ نہیں کہ کوئی دو سو یا تین سو سال کے بعد اہل ہوگا جس کے ساتھ میری تائید ہوگی جیسے غیر مبائعین کہا کرتے ہیں کہ تین سو سال کے بعد کوئی مصلح موعود پیدا ہوگا اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو خاندان ہوگا اس کے ساتھ اس کی تائید ہوگی۔ اللہ تعالےٰ نے اس الہام کے ذریعہ اس

شبہ کا ازالہ

کر دیا اور ھذہٖ کا لفظ لا کر بتا دیا کہ وہ خاندان جواب موجود ہے اسکے ساتھ میری تائیدات ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ میں نے جو آیتیں سورۂ احزاب کی پڑھی ہیں ان میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل کا ذکر ہے۔ پس یہ الہام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور اس سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹ر جنوری سے ۹ر فروری ۳۷ء تک کے الہامات

ایک ہی واقعہ کی طرف اشارہ

کر رہے ہیں۔ اور چونکہ ان سب کا موجودہ فتنہ سے تعلق ہے اس لئے میں یہ تمام الہامات پڑھ دیتا ہوں۔

(۱) ۱۹ر جنوری کا الہام ہے۔

انی معک و مع اھلک ھذہٖ

میں تیرے ساتھ اور تیرے موجودہ اہل کے ساتھ ہوں۔

(۲) ۲۱ر جنوری کا الہام ہے۔ ملعونین اینما ثقفوا اخذوا۔

وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے۔

(۳) ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔

صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

پھر ۲۶ر جنوری کے الہامات ہیں :-

(۴) حرقھما اللہ

اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جلا دے گا۔

(۵) قتلھما اللہ

اللہ تعالیٰ ان دونوں کو تباہ کر دیگا۔

(۶) میری فتح ہوئی۔

(۷) انا رادوہ الیک

ہم اسے تیری طرف واپس لائیں گے۔

(۸) انت منی بمنزلۃ سمعی

تو مجھے ایسا ہی پیارا ہے جیسے میرا ذکر کیونکہ سمع ذکر اور شہرت کو بھی کہتے ہیں۔

پھر ۲۸ر جنوری کے الہامات ہیں :-

(۹) انی معک یا ابراھیم

اے ابراہیم میں تیرے ساتھ ہوں۔

(۱۰) از خدا یا بند مردانِ خدا۔

خدا کے بندے خدا سے پاتے ہیں۔

اسکے بعد ۹ر فروری کے الہامات ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان الہامات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سورۂ احزاب کی آیتوں میں

اہل بیت کا ذکر

ہے اسی طرح یہاں بھی ہے۔ جس طرح وہاں بعض تکلیف دینے والوں کا ذکر ہے اسی طرح یہاں بھی ہے۔ جس طرح وہاں ملعونین اینما ثقفوا اخذوا و قتلوا تقتیلا ہے۔ اِسی سلسلہ

الہام میں بھی ہے۔ بلکہ یہ عجیب بات ہے کہ ۹ر فروری کے الہاموں میں دوسری آیت سورہ نحل کی ہے۔ یعنی اِن اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون اور اس آیت سے پہلے قرآن کریم میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے چنانچہ فرماتا ہے :-

ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا۔ وما کان من المشرکین۔

اور یہاں بھی ۲۸ر جنوری کا یہ الہام ہے کہ انی معک یا ابراھیم۔ اس طرح تمام الہاموں کی کڑی مکمل ہو جاتی ہے اور پتہ لگتا ہے کہ ۱۹ر جنوری کے الہام سے ۹ر فروری کے الہامات تک آپ کو

چار دفعہ الہام

ہوئے ہیں یعنی ۱۹ر جنوری کو۔ ۲۱ر جنوری کو ۲۶ر جنوری کو اور ۲۸ر جنوری کو اور ان تمام الہامات کا باہم تعلق ہے چنانچہ دیکھ لو ۹ر فروری کے الہامات میں دو آیتیں ہیں ایک سورۂ نحل کی اور ایک سورۂ احزاب کی۔ اور سورہ احزاب کی آیات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں پر الزامات لگائے جانے کا ذکر ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹ر جنوری کا الہام اس بارہ میں یہ ہے کہ انی معک و مع اھلک ھذہٖ۔ اسکے بعد ۲۱ر جنوری کو الہام ہوئے اور ان میں بھی ۹ فروری والے الہام کا پہلا ٹکڑہ کہ ملعونین اینما ثقفوا اخذوا بعینہٖ موجود ہے۔ پھر ۲۶ر جنوری کو جو الہام ہوئے ہیں ان میں پھر الزام لگانے والوں کے دو لیڈروں کا ذکر ہے اور ان سزاؤں کا ذکر ہے جو ۹ فروری والی آیت میں ہیں یعنی قتل یا قطع تعلق۔ پھر ۲۸ر جنوری کو جو الہام ہوئے ہیں اُن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مثیل ابراہیم قرار دیا گیا ہے۔ جس طرح سورۂ نحل کی آیتوں سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

ملّت ابراہیم کی اتباع

کا حکم دیا گیا ہے۔ ۲۸ر جنوری کے بعد پھر ۹ر فروری کے یہی الہامات ہیں۔ درمیان میں اور کوئی الہام نہیں ہے۔ اس تفصیل سے یہ امر قطعاً ثابت ہو جاتا ہے کہ ۱۹ر جنوری سے لیکر ۹ر فروری تک کے الہامات گو الگ الگ تاریخوں میں ہوئے ہیں لیکن ایک ہی مضمون کے متعلق ہیں اور مضمون یہ ہے کہ تیرے اہل وعیال سے دشمنی کی جائے گی مگر میں تیرے اور تیرے اہل وعیال کے ساتھ ہونگا۔ الزام لگانے والے گندے الزام لگائیں گے (جیساکہ احزاب کی آیتوں کے مضمون سے ظاہر ہے) اور خدا تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہوں گے۔ اُن کو خیال رکھنا چاہیئے تھا کہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کی ہتک ایمان کے منافی ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ اس تحریک کے دو لیڈر ہونگے اللہ تعالیٰ اُن پر ناراض ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو فتح دے گا۔ اسکے بعد ایک الہام ہے کہ اللہ تعالےٰ اُسے تیری طرف واپس لائے گا اس سے یا تو مرتدین میں سے کسی کی ہدایت مراد ہے۔ اور یا پھر یہ مراد ہے کہ

سلسلہ کا وقار

جو کھویا جائے گا اُسے اللہ تعالیٰ واپس لائیگا۔ پھر فرماتا ہے تو مجھے ایسا ہی پیارا ہے جیسے مراد ذکر یعنی جس طرح مجھے اپنی نیک نامی کا خیال ہے اسی طرح تیری نیک نامی کا بھی خیال ہے۔ پھر فرمایا۔ اے ابراہیم یعنی ملۃِ ابراہیم کی اتباع کرنے والے میں تیرے ساتھ ہوں۔ یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کے بندے ہوتے ہیں گو دنیا ان کے خلاف ہو جائے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے مدد پاتے ہیں (اس میں اشارہ ہے کہ اس وقت بہت سی اقوام سلسلہ کے خلاف ہو جائیں گی) پھر فرماتا ہے تو امام ہے مبارک۔ برکہ اس گڑھے کو کہتے ہیں جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ پس مطلب یہ ہے کہ

ہر قسم کی برکتیں

تیرے ساتھ جمع ہیں اور تیرے بعد اور لوگ تیرے کام کو چلانے والے ہوں گے نہ کہ صرف تجھ پر یہ امر ختم ہو جائے گا۔ جو تیرے اس مقام کا انکار کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے نیچے ہوگا۔ میں تیری مدد کرونگا اُس وقت بھی کہ تو آسمان میں ہوگا یعنی بعد الموت اور اُس وقت بھی جب تو زمین میں ہوگا یعنی زندگی میں گویا دنیوی امور میں بھی تیری مدد کروں گا۔ اور اخروی امور میں بھی۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ تو ابراہیمی مقام پر ہے اور اللہ تعالیٰ متقیوں اور محسنوں کی امداد کرتا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون فرما کر میرے اور مصری صاحب کے باہمی اختلاف کا ایک رنگ میں فیصلہ فرما دیا ہے مگر اس لئے کہ اس کے سمجھنے میں سہولت ہو میں

ایک مثال

دے دیتا ہوں۔ غیر احمدیوں سے جب مجھے مذہبی گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہے میں ہمیشہ ان سے ایک سوال کیا کرتا ہوں مگر آج تک مجھے اُن میں سے کسی نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ میں اُن سے کہا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہٖ کہ اس سے زیادہ اور کوئی ظالم نہیں جو خدا تعالےٰ پر افترا کرے یا اس کی آیات اور سچی تعلیم کی تکذیب کرے۔ اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہٗ کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو خدا تعالےٰ کی مساجد میں لوگوں کو ذکر کرنے سے روکے۔ جب ہمارا تمہارا اختلاف ہے اور تم یہ کہتے ہو کہ اظلم (نعوذ باللہ) مرزا صاحب تھے کیونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا اور ہم یہ کہتے ہیں کہ اظلم تم ہو کیونکہ تم نے ایک

سچے کی تکذیب

کی تو آؤ ہم قرآن کریم سے ہی پوچھیں کہ ہم دونوں میں سے اظلم کون ہے۔ سو جب ہم قرآن کو دیکھتے ہیں تو اس میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ جو مساجد میں عبادت کرنے سے لوگوں کو روکتے ہیں وہی اظلم ہیں۔ اب دیکھو ہم نے اپنی مساجد میں کبھی کسی کو عبادت کرنے سے نہیں روکا بشرطیکہ وہ فتنہ و فساد کی نیت نہ رکھتا ہو۔ مگر تم اپنی مساجد میں احمدیوں کو نماز نہیں پڑھنے دیتے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکتے ہو۔ پس اس آیت نے ہمارے اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیا اور بتا دیا کہ اظلم ہم نہیں بلکہ تم ہو اور تم ہی ایک سچے مامور کی تکذیب کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن رہے ہو اسی طرح اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے دو باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ محسنوں کے ساتھ ہے مصری صاحب کو میرے متقی ہونے میں شبہ ہے اسلئے اس

جھگڑے کا فیصلہ

اب اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہم قرآن سے ہی دیکھیں کہ اس آیت کا جو دوسرا حصہ ہے یعنی یہ کہ اللہ تعالےٰ محسنوں کے ساتھ ہے اُس کے لحاظ سے وہ میرے محسن ہیں یا میں ان کا محسن ہوں۔ اگر وہ میرے محسن ہوں تو متقی بھی وہی ہو سکتے ہیں اور اگر میں انکا محسن ہوں تو لازماً متقی بھی میں ہی ہوں گا۔ اس لحاظ سے اگر دیکھو گے تو یہی ثابت ہوگا کہ میں ان کا محسن ہوں چنانچہ مصری صاحب کو مصر صدر انجمن احمدیہ نے نہیں بھیجا تھا بلکہ ان کے مصر جانے اور وہاں کے قیام کے اخراجات کے لئے کچھ روپیہ میں نے دیا تھا اور کچھ روپیہ چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم نے دیا تھا۔ اس طرح ہم دونوں نے انہیں مصر بھیجا تھا پس ان کی مصریت کی عظمت بھی میری وجہ سے ہی قائم ہوئی کیونکہ میں نے اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم نے اُن کے اخراجات برداشت کئے۔ اور یہاں اللہ تعالیٰ نے یہی بیان فرمایا ہے کہ میں محسنوں کے ساتھ ہوں۔ پس جب محسن میں بنا تو لازماً متقی بھی میں ہی ٹھہرا اور

اللہ تعالےٰ کی تائیدات

نے بھی ثابت کر دیا کہ میں ہی متقی اور میں ہی محسن ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایک جماعت جسکے دو لیڈر ہوں گے بہتان باندھے گی۔ وہ لوگ جہاں بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آئیں گے اور ان سے قطع تعلق کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ پس اے لوگو اس گروہ سے زینب کا تعلق پیدا کر کے اُسے بھی اس ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یاد رکھو کہ یہ فتنہ معمولی نہ ہوگا بلکہ آسمان پر بھی اِس سے تہلکہ پڑ جائے گا۔ پس اس کام کی جرأت نہ کرو۔

(باقی)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۶/۶۴ ۹ تا ۶/۶۴ ۱۸

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۴۱ - مکرم چوہدری محمد افضل صاحب چیمہ ابن چوہدری غلام میراں صاحب مرحوم مزنگ لاہور ۰۰ — ۱۰ روپے
۴۴۲ - احباب جماعت احمدیہ کیمل پور بذریعہ مکرم عبدالرحمن صاحب ۰۰ — ۱۰ "
۴۴۳ - " " بشیر آباد اسٹیٹ سندھ بذریعہ مکرم مسٹر صادق صاحب ۰۰ — ۱۰ "
۴۴۴ - " " جھنگ صدر بذریعہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب ۰۰ — ۶۵ "
۴۴۵ - مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب آف چنیوٹ دارالرحمت ربوہ ۰۰ — ۱۵ "
۴۴۶ - " " غلام محمد صاحب حق چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولپور ۰۰ — ۱۰ "
۴۴۷ - احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب ۹۰ — ۴۶ "
۴۴۸ - مکرم محمد خلیق عالم صاحب فاروقی بستی بابا جھنڈا ضلع رحیم یارخاں ۰۰ — ۱۰۰ "
۴۴۹ - " جناب عبدالمالک صاحب سرگودھا ۰۰ — ۱۰ "
۴۵۰ - لجنہ اماء اللہ چک ۹۲ ج ب ضلع لائل پور بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۰۰ — ۱۰ "
۴۵۱ - مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائل پور شہر ۰۰ — ۱۰ "
۴۵۲ - محترمہ رسول بی بی صاحبہ ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ) ۰۰ — ۲۷ "
۴۵۳ - احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ۰۰ — ۳۲ "
۴۵۴ - مکرم سید مقصود احمد صاحب بخاری جہلم شہر ۰۰ — ۴۳ "
۴۵۵ - " جناب مقبول احمد صاحب چک ۶۲ گ ب شرقی ضلع لائل پور ۰۰ — ۲۵ "
۴۵۶ - ناصرات الاحمدیہ لاہور شہر بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۰۰ — ۱۱ "
۴۵۷ - مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب گولبازار ربوہ منجانب محترمہ دادی صاحبہ مرحومہ ۰۰ — ۱۰ "
۴۵۸ - " کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین صاحب میرپور آزاد کشمیر ۰۰ — ۲۵ "
۴۵۹ - احباب جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ۵۰ — ۴۴ "
۴۶۰ - مکرم نذیر احمد صاحب ڈار کراچی منجانب لیسر عبدالسلام صاحب ڈار مرحوم ۲۵ — ۸۳ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں جن طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیاب ہونے پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے۔ ان کے اسماء معہ ان کی مالی قربانی کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ دیگر طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

۷۱ - عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بی۔ اے بنت مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی ربوہ ۰۰ — ۱۰ روپے
۷۲ - عزیز حسن اقبال ابن مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب مظفر گڑھ ۰۰ — ۱۰ "
۷۳ - عزیزہ ناہید اقبال بنت " " " " " ۰۰ — ۱۰ "
۷۴ - عزیز لیاقت علی ابن مکرم جناب اقبال احمد صاحب علی پور ضلع لاہور ۰۰ — ۵ "
۷۵ - عزیز عبدالواحد صاحب دارالبرکات ربوہ ۰۰ — ۵ "
۷۶ - عزیز عزیز الرحمن برادر مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب ربوہ ۰۰ — ۳ "
۷۷ - عزیزہ طاہرہ خانم بنت مکرم صوبیدار محمد الدین صاحب دوالمیال ضلع جہلم ۰۰ — ۵ "
۷۸ - عزیزہ صادقہ بیگم بنت مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۰۰ — ۵ "
۷۹ - عزیز سید محمد شفیق برادر مکرم سید محمد رفیق صاحب کارکن وکالت مال ربوہ ۰۰ — ۲ "
۸۰ - عزیز محمود احمد ابن مکرم ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب احمد نگر ضلع جھنگ ۰۰ — ۵ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

طلبائے جامعہ احمدیہ کا تربیتی دورہ

مورخہ ۲۷ جولائی ۶۴ء کو جامعہ احمدیہ کے تین طلبہ کا وفد مکرم فضل کریم صاحب بی ایس سی کی قیادت میں سائیکلوں پر مغربی پاکستان کا دورہ کرتا ہوا شہر گوجرانوالہ پہنچا۔ ان کی آمد پر بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ہر سہ احباب نے نہ صرف اپنے سفر کے حالات حاضرین جلسہ کی خدمت میں پیش کئے بلکہ انہیں روحانیت میں ترقی کرنے۔ جماعتی ضروریات کا احساب پیدا کرنے۔ وقف زندگی کی تحریک میں حصہ لینے اور حضور کی صحت کے لئے ہر وقت دعائیں کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تینوں مہمانوں کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو منظوم کلام کے مجموعے درثمین تحفۃً پیش کئے گئے۔ خوش قسمتی سے چیف انسپکٹر بیت المال مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ بلاد عربیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی تبلیغ کے دوران خدا تعالیٰ کی نصرت اور حضور پر نور کی قوت قدسیہ کے واقعات سے حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمایا۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ اور وفد اگلے روز حافظ آباد کی طرف روانہ ہو گیا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۲۲ جون ۱۹۶۴ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ نے اس کا "عبدالحلیم" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی زندگی بخشے اور خادم دین بنائے اور قرۃ عین کا موجب ہو۔ آمین

(خاکسار عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ محلہ اسلام آباد لیہ ضلع مظفر گڑھ)

درخواستہائے دعا

۱ - مہر اللہ دتا صاحب احمدی آف ڈیرووال حال محلہ سنت پورہ لائل پور کا جوان اور مخلص بیٹا محمد شریف شہید ہو چکا ہے۔ اس کے بعد مہر صاحب اور ان کے گھر کے سب افراد شدید مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو مشکلات اور پریشانیوں سے نجات دے۔ اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین۔ (خاکسار محمد حسین گولبازار ربوہ)

۲ - میرا لڑکا محمد الطاف صدیقی گردہ کی بیماری سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ڈاکٹر محمد احسان محلہ پورن نگر سیالکوٹ)

۳ - مکرم غلام سرور صاحب صدیقی اور فریدون صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دونوں کی کلی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نیاز قطب احمد بٹ مکان نمبر ۶ بلڈنگ خواجہ محمد شریف ہشتنگری۔ پشاور شہر)

۴ - میرے محترم نانا جان حکیم محمد ابراہیم صاحب عادل جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مقامی جماعت میں سابقون الاولون سے ہیں۔ کافی عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(منور احمد۔ معرفت احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ)

۵ - مکرم ملک بشیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ رحیم یارخاں کی اہلیہ ایک عرصہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار۔ رشید احمد قریشی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ رحیم یارخاں)

۶ - میرے ابا جان سید نذیر احمد صاحب چند روز سے بوجہ ہائی بلڈ پریشر سخت بیمار ہیں۔ جملہ احباب سے مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید ریاض احمد ابن سید نذیر احمد محلہ موہن پورہ راولپنڈی)

۷ - کچھ عرصہ سے چوہدری دل محمد صاحب امرتسری امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ خانیوال بیمار رہتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔

(خاکسار۔ معراجدین۔ انگلش سائیکل سٹور کچہری بازار خانیوال)

۸ - میرے ایک غیر احمدی دوست چوہدری کرم بخش صاحب چک ۳ ے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار علی احمد سوادی چک ۲ ے ج ضلع سرگودھا)

۹ - میرے خسر میاں اکبر علی صاحب مورخہ ۲۸/۶/۶۴ کو اچانک بندش پیشاب کی وجہ سے اچانک بیمار ہو گئے تھے۔ مورخہ ۳۰/۶/۶۴ کو گنگا رام ہسپتال میں اپریشن کامیابی سے ہو گیا۔ اسی روز سے ۴۴ بخار اور سوزش ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا کرتی ہوں۔ (محمودہ بیگم معرفت میاں اکبر علی صاحب پراپرٹی ڈیلر ۱۶ نابھہ روڈ پرانی انارکلی لاہور)

آگے قدم بڑھانے والے مخلصین

"پہنچی دنیا تک دعا" کی تحریک کے عنوان سے تعمیر دفتر وقف جدید کے سلسلہ میں جو اپیل کی گئی تھی اس پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب نے اعلیٰ درجہ کے خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نیکی میں حصہ لیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

ناظم مال وقف جدید

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نقد ۔۔ ۔ ۱۰۰
فلائٹ لفٹننٹ ممتاز احمد صاحب بٹ پشاور ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری محمد یعقوب صاحب
از طرف جماعت کھوکھووال ۱۲۱ ج ب ۔۔ ۔ ۱۵۰
شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۰
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ایم بی بی ایس ربوہ ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری فیض احمد صاحب چندر کے منگولے ۔۔ ۔ ۱۰۰
" غلام حیدر صاحب گگی " ۔۔ ۔ ۱۰۰
" فقیر محمد صاحب پٹواری گھٹیالیاں کلاں ۔۔ ۔ ۱۰۰
میاں محمد رشید صاحب صراف بہڑ والی ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری ولی محمد صاحب چک ۳۳ لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۰
" عبدالعزیز صاحب
از طرف جماعت ۲۷ کلاں " ۔۔ ۔ ۱۲۵
چوہدری نور الٰہی صاحب ۲۶ کلاں " ۔۔ ۔ ۱۰۰
مستری نذیر احمد صاحب
از طرف جماعت ۵۰ سنگھالہ " ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری کادل محمد صاحب ۶۱ دھرڈ " ۔۔ ۔ ۱۰۰
" برکت علی محمد حسین صاحبان ۹۱ پانڈو " ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری صفدر علی صاحب پانڈو گوجر ۔۔ ۔ ۱۰۰
سید تفضل حسین شاہ صاحب (ندرآسو) ۔۔ ۔ ۱۰۰
شیخ محمد عبداللہ صاحب کلاتھ مرچنٹ لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۸
چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب چیمہ " ۱۰۳
حلقہ جناح کالونی اودھو کی گھاٹ " ۔۔ ۔ ۱۱۵
شیخ فضل حسین فضل احمد صاحبان ۔۔ ۔ ۱۰۰
قریشی محمد نصر اللہ صاحب منجانب
افراد حلقہ سمن آباد لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری محمد احمد صاحب قمر ڈسکہ " ۔۔ ۔ ۱۰۰
کموڈور آنما عبداللطیف صاحب
زرعی یونیورسٹی لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۰

چوہدری فیض احمد صاحب ٹھیکیدار
زرعی یونیورسٹی لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۰
حکیم محمد اسلم صاحب منجانب
اہلیہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ لائل پور نقد ۔۔ ۔ ۱۰۰
حکیم محمد اسلم صاحب ۔۔ ۱۰۳۰
از طرف افراد حلقہ جھال خانوآنہ لائل پور
قریشی غلام احمد صاحب لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۱
از طرف والد مرحوم کینال کالونی
قریشی غلام احمد صاحب از طرف
افراد حلقہ کینال کالونی ۔۔ ۔ ۱۰۰
شیخ سردار محمد صاحب بزاز
امین پور بازار لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری محمد اسمٰعیل بشیر احمد صاحبان
دارالپوری لائل پور ۔۔ ۔ ۱۰۰
ملک بشیر احمد صاحب بھوانہ بازار " ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری قائم علی صاحب منجانب
افراد حلقہ پیپلز کالونی لائل پور ۔۔ ۔ ۱۵۰
شیخ دوست محمد صاحب شمس " ۔۔ ۔ ۱۰۰
افراد جماعت راولپنڈی ۔۔ ۔ ۲۰۳
محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ میاں غلام محمد صاحب
باٹا پور نقد ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری محمد اشرف صاحب معہ اہل و عیال " ۔۔ ۔ ۱۰۰
" محمد اشرف صاحب منجانب والد مرحوم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
نمبردار قادیان ۔۔ ۔ ۱۰۰
میاں عنایت اللہ صاحب پانڈو گوجر لاہور ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری صفدر علی صاحب ۔۔ ۔ ۱۰۰
" منجانب والد مرحوم چوہدری خدا بخش صاحب ۔۔ ۔ ۱۰۰
" " والدہ صاحبہ پانڈو گوجر لاہور ۔۔ ۔ ۱۰۰
چوہدری اختر علی صاحب " ۔۔ ۔ ۱۰۰
" نذیر احمد صاحب بوریوالہ ضلع ملتان ۔۔ ۔ ۱۰۰

شجرکاری

آج کل ہفتہ شجرکاری شروع ہے ملک میں درختوں کی کمی دور کرنے کے لئے اس ہفتہ میں محکمہ جنگلات کی طرف سے وسیع پیمانہ پر درختوں کے قلم بیج اور پودے تقسیم کئے جاتے ہیں تاکہ جگہ جگہ کثرت سے درخت لگائے جائیں۔ زرعی معیشت میں درخت بڑی اہمیت رکھتے ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب کر کے قومی دولت میں اضافہ کریں۔

عہدیداران جماعت اپنی مساعی کی رپورٹ نظارت زراعت میں بھی بھجوائیں۔

(ناظر زراعت)

درخواست دعا

میرے شوہر ابوالفضل محمود صاحب دیر سے کراچی میں بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سعیدہ بیگم اہلیہ ابوالفضل محمود صاحب کراچی)

امانت تحریک جدید

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ضرورت ہے

شفا میڈیکو لاہور کو ایک ایسے محنتی اور ذہین ٹائپسٹ جس کا تعلیمی معیار بی اے ہو اور کسی کاروباری ادارے میں کم از کم پانچ سال کام کیا ہو اور از خود کاروباری نوعیت کے مکتوبات ڈرافٹ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو کی ضرورت ہے ابتدائی تنخواہ ۲۵۰/- روپیہ ماہوار ہوگی۔ خاص حالات میں بی اے سے کم تعلیمی معیار رکھنے والوں کی درخواست پر بھی غور ہو سکے گا۔

۲۔ ایک ایسے کوالیفائڈ ریڈیوگرافر کی جو اپنے کام میں پورا ماہر ہو اور لیبارٹری کے کام کا بھی تجربہ رکھتا ہو ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ ۲۵۰/- روپیہ ہوگی۔ درخواست امیر مقامی کے توسط سے آنی لازمی ہے

شفا میڈیکو۔ سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال۔ لاہور

نظارت تعلیم کے اعلانات۔

سینئر و جونیئر ڈپلومہ کورسز فزیکل ایجوکیشن

شرائط:۔ میٹرک برائے جونیئر ڈپلومہ کورس اور بی اے برائے سینئر ڈپلومہ

درخواستیں:۔ ۱۵ اگست ۶۶ء تک بنام ڈائریکٹر ایجوکیشن پشاور ریجن۔ (د ۔ ۔ ۔ ۶۶/۸/۱۱)

۲۔ تحریری امتحان زیر بوائلرز ایکٹ:-

۲۸-۲۹/ ۹/ ۶۶ کو برائے عطائگی فرسٹ و سیکنڈ کلاس سرٹیفکیٹس آف کمپی ٹنسی زیر بوائلرز ایکٹ۔ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز اینڈ کامرس ویسٹ پاکستان۔ ملتان روڈ لاہور میں عملی و زبانی امتحان امیدواران برائے تھرڈ کلاس سرٹیفکیٹس ۲۸/ ۹/ ۶۶ تا ۳۰

درخواستیں:۔ مجوزہ فارم میں جو چیئرمین بورڈ آف انجینئرنگ انجینئرز ویسٹ پاکستان لاہور ۲۵ پیسے میں ملتی ہے ۱۵/ ۹/ ۶۶ تک بنام چیئرمین۔ فیس داخلہ کلاسز وَن تا تھری بالترتیب دس۔ آٹھ اور پانچ۔ (د ۔ ۔ ۔ ۶۶/۸/۱۱)

سپلیمنٹری انٹر امتحان:۔

اولڈ و نیو کورس کا ۶/ ۱۰/ ۶۶ کو فارم ہائے داخلہ بھیجنے کے لئے آخری تاریخ ۲۵/ ۸/ ۶۶۔ پانچ روپے لیٹ فیس کے ساتھ ۵/ ۹/ ۶۶۔ ڈبل فیس داخلہ کے ساتھ ۱۲/ ۹/ ۶۶ تک۔ (د ۔ ۔ ۔ ۶۶/۸/۱۱)

(ناظر تعلیم ربوہ)

حکومت نے کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" شائع کرنیکی اجازت دے دی

(بقیہ صفحہ اول)

دل آزاری یا اسلامی مفاد کو ضعف پہنچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب کی اس تفصیلی گفتگو کے علاوہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے قانونی نقطۂ نگاہ سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کسی بھی فرقے کی بنیادی کتب کو ضبط کرنا آئینِ پاکستان مروجہ قوانین اور انصاف کے منافی ہے اور یہ کہ اس قسم کے اقدامات سے مذہبی آزادی کسی صورت بھی برقرار نہیں رہ سکتی۔

وفد کی معروضات سننے کے بعد گورنر صاحب موصوف نے فرمایا کہ حکومت کو کشف والے حصہ کے سوا کتاب کے اور کسی حصہ پر اعتراض نہیں ہے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ کتاب مذکور کے حاشیہ صلا میں درج شدہ کشف کی دو سطریں جو بعض طبائع پر گراں گزرتی ہیں حذف کر دی جائیں۔ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کے وفد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رقم فرمودہ ان فقروں کو نعوذ باللہ لغزشِ قلم ("Slip of pen") اور سہوِ کتابت کا نتیجہ قرار دے کر انہیں حذف کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اس پر جماعتِ احمدیہ کے وفد نے یک زبان ہو کر لغزشِ قلم اور سہوِ کتابت کی پُرزور تردید کرتے ہوئے واضح کیا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس عبارت میں اختصار کے ساتھ اپنے ایک کشف کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اس قسم کے کشف دوسرے بزرگوں اور ائمہ کرام کو بھی ہوئے ہیں اور ان کی کتابوں میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ کشف تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس کشف کو اپنی کتاب براہینِ احمدیہ میں تفصیل سے درج فرما کر اور وہاں "مادرِ مہربان" کے الفاظ لکھ کر خود اس کی تشریح فرمادی ہے۔ دیگر بزرگانِ اسلام کے ایسی قسم کے کشوف اور خود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تشریح کی موجودگی میں کتاب مذکور میں درج شدہ فقرے قطعاً قابلِ اعتراض نہیں ہیں۔ جماعت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریر کے کسی ایک لفظ یا شوشہ کو بھی بدلنے کی مجاز نہیں۔ اس موقعہ پر محترم شیخ بشیر احمد صاحب نے بھی بعض قانونی نکات پیش کر کے فقرات حذف کرنے کی مخالفت کی۔ اس مرحلہ پر انجمن اشاعتِ اسلام کے وفد کے ایک ممبر نے "براہینِ احمدیہ" میں سے کشف کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں یہ تجویز پیش ہوئی کہ کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں درج شدہ کشف علیٰ حالہٖ برقرار رہے اور اس کے نیچے حاشیہ میں نشان دے کر "براہینِ احمدیہ" میں درج شدہ پورے کشف کی عبارت پبلشر کی طرف سے اس نوٹ کے ساتھ شائع کر دی جائے کہ "براہینِ احمدیہ" کا حوالہ درج ذیل ہے۔ بالآخر گورنر صاحب موصوف نے اس تجویز کو قبول کر لیا اور جماعتِ احمدیہ کے وفد نے بھی اس کے ساتھ اتفاق میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا کیونکہ اس سے کتاب کا اصل متن علیٰ حالہٖ قائم رہتا ہے اور اُس میں نہ کسی فقرے یا لفظ کی تبدیلی یا تحریف عمل میں آتی ہے۔ اس گفتگو کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کھڑے ہو کر گورنر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا اور اعادہ کے رنگ میں کہا کہ اس گفتگو کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں کشف کی درج شدہ عبارت من وعن قائم رہے۔ البتہ اس پر بند کا نشان دے کر حاشیہ میں مرتب یا پبلشر کی طرف سے اس نوٹ کے ساتھ کہ اسی کشف کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی کتاب "براہینِ احمدیہ" میں بایں الفاظ رقم فرمایا ہے "براہینِ احمدیہ" کی اصل عبارت درج کر دی جائے تو حکومت کو اس کتاب کی اشاعت پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ چنانچہ حکومت کی طرف سے گفتگو کے اس نتیجہ کو درست تسلیم کیا گیا۔

اس کے بعد اب حکومت نے اپنے اس فیصلے کی باضابطہ تصدیق کر دی ہے چونکہ کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے اس لئے نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس کتاب کی اشاعت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کتاب بہت جلد شائع ہو جائے گی اور احباب حسب ضرورت اسے حاصل کر سکیں گے۔

قومی ترقی کی جدوجہد میں ہر شخص کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیئے

پاکستان، ترکی اور ایران کے اتحاد سے اقتصادی ترقی میں مدد ملے گی

یوم آزادی کی سترہویں سالگرہ پر قوم کے نام صدر ایوب کا پیغام

راولپنڈی ۱۴ اگست۔ صدر محمد ایوب خان نے یوم آزادی پر قوم کے نام اپنے نشری پیغام میں عوام کو تلقین کی ہے کہ وہ قومی مفاد کو ہمیشہ ذاتی مفاد پر ترجیح دیں۔ صدر ایوب نے عوام سے کہا کہ ہم میں سے ہر شخص کو اس بات کا عزم کرنا چاہیئے کہ ملک کی ترقی اور اقوام عالم میں پاکستان کے لئے ایک باعزت مقام حاصل کرنے کا جو عظیم کام ہمارے سامنے ہے اس کے لئے ہم میں سے ہر شخص اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے گا اور ہم اس کام میں اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کریں گے صدر نے کہا یہ اس لئے ضروری ہے کہ قومی تعمیر و ترقی کے اس مرحلہ پر اپنی ذمہ داریوں کی طرف سے ذرا سی بے توجہی بھی قوم کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔

صدر ایوب نے اپنے پیغام میں معاہدہ استنبول کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس معاہدے پر پورے عزم کے ساتھ عمل کیا جائے اور اقتصادی ترقی کے میدان میں پاکستان ایران اور ترکی مل کر کام کریں تو تینوں ملکوں کے عوام کو اس سے زبردست فائدے حاصل ہوں گے۔ بھارت کے ساتھ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ دوسرے تمام پڑوسی ممالک سے ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں اور ہمیں امید ہے کہ بھارت بھی اس حقیقت کو پہچان لے گا۔ کہ ہمارے ساتھ دوستی رکھنے میں اس کا اور ہمارا دونوں کا فائدہ ہے

ربوہ میں یوم آزادی کی تقریبات

بقیہ صفحہ اوّل

بہت ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا اور خوب لطف اٹھایا۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام دن کے وقت ربوہ کے محلہ جات میں اطفال کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ بعض محلوں میں ان مقابلوں کے بعد بچوں میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

رات کو مسجد مبارک۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دفاتر تحریک جدید۔ دفتر ٹاؤن کمیٹی۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ تعلیم الاسلام کالج۔ جامعہ نصرت اور دیگر اہم عمارتوں نیز گولبازار کی دکانوں پر بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا، چراغاں بکے اس خصوصی انتظام کے باعث رات کو گول بازار اور دیگر سڑکوں پر خاصی دیر تک چہل پہل رہی

نماز مغرب کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالبرکات کے زیر اہتمام محلہ کی مسجد میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد و سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف اور خود صاحب صدر نے پاکستان کی اہمیت اور اس کی ترقی و سالمیت پر تقاریر کیں۔ مکرم مولانا سیف صاحب نے اپنی تقریر میں علی الخصوص اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ پاکستان کے قیام اور اس کے استحکام میں جماعت احمدیہ نے کیسی گرانقدر خدمات سر انجام دی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے مبلغین دوسرے ممالک میں اپنے وطن عزیز پاکستان کی اہم خدمات بجا لا رہے ہیں۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں ان کا تفصیل سے ذکر کیا۔ مزید برآں جلسہ میں مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے یوگنڈا میں تبلیغ اسلام کے نہایت ایمان افروز حالات بیان کئے اور اپنے قیام مشرقی افریقہ کے دوران آپ کو پاکستان کی جو خدمات بجا لانے کی توفیق ملی آپ نے اختصار کے ساتھ ان پر بھی روشنی ڈالی۔ جلسے کے دوران صاحب صدر نے محلے کے ان اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے جنہوں نے یوم آزادی کے موقع پر منعقد ہونے والے ورزشی مقابلوں میں نمایاں حصہ لیا تھا۔

درخواستِ دعا

مکرم سمیع اللہ صاحب سیال ایم اے واقفِ زندگی کا نومولود بچہ ضیاء اللہ تشویشناک طور پر بیمار ہے وہ اسے بغرض علاج ربوہ سے لاہور لے گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ (مولوی نصیر الدین ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۱ تا ۲۳ اگست ۶۴ء مسجد دارالذکر میوروڈ لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کا افتتاح بروز جمعہ مورخہ ۲۱ اگست تین بجے بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرماویں گے۔

مورخہ ۲۳ اگست بروز اتوار پانچ بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اختتامی خطاب فرماویں گے۔ تمام وہ خدام جو سکولوں اور کالجوں میں چھٹیوں کی بنا پر لاہور سے باہر گئے ہوئے ہیں اس کلاس سے استفادہ کرنے کے لئے ضرور لاہور پہنچ کر کلاس میں شمولیت اختیار کریں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)